

جنابہ مصطفیٰ عباسیہ ایم۔ اے۔ (مری)

جدید زبانوں جے

عربی ماخذ

بلی | جی جے فارسی واسے گربہ کہتے ہیں ہم سب کا جانا پہچانا جانور ہے۔ انگریزی میں اسے CAT (کیٹ) فرانسیسی میں CHAT سویڈن والوں کی زبان میں KATT، ڈنیش یعنی ڈنمارک والوں کی بولی میں KAT ڈالینڈ والوں کی زبان ڈچ میں KAT سپینش میں GATO پرتگالی میں GATO اطالوی زبان میں GATTO اور یوپی والوں کی خود ساختہ زبان اسپرانتو میں KATO کہتے ہیں۔ جرمنی کے رہنے والے آخر میں ZE کا اضافہ کر کے بلی کو KATZE کہتے ہیں۔

c اور x دونوں ہم آواز حرف ہیں۔ اس لئے انگریزی کا CAT اور ڈنیش اور ڈچ

کا KAT ایک ہی لفظ ہے۔ q اور x آپس میں تبدیل ہونے والے حروف ہیں۔ اس طرح سپینش اور پرتگالی کا GATO اور اسپرانتو کا KATO ایک ہی لفظ کی دو صورتیں ہیں۔ لفظ کے آخر میں o علامت اکم کے طور پر زائد ہے۔ اور جرمن میں ZE کو زائد تصور کر لیا جائے تو ان سب زبانوں میں بلی کے لئے ایک لفظ ماننے اور اصل کے طور پر سامنے آتا ہے۔ اور وہ ہے x (ک۔ ق) اور T (ت۔ ٹ۔ ط) کامرکب جو عربی میں قِطْط کی صورت میں موجود ہے اور اس کے مختلف معانی میں سے ایک معنی السخوہ یعنی بلی کے ہیں۔

اب یورپ نے CAT (بلی) کے سلسلہ میں کہا ہے کہ یہ عربی کے KITT (مِطْط) کا ہم ماخذ ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ قِطْط ہی ماخذ ہے۔ بلکہ ماخذ کے بارے میں اپنی لاطینی کا اعتراف کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں نے عارفانہ تجاہل سے کام لیا ہے۔ ورنہ عربی کو ماخذ مان لینے میں کوئی دلیل مانع نہیں۔

اُونٹ | بلی کے زبان سے اونٹ کا لفظ یاد آ گیا ہے۔ اسے یورپ واسے انگریزی میں CAMEL

پرتگالی میں CAMELO، سپانوی میں CAMELLO اطالوی میں CAMMELLO جرمن میں KAMEL اور فرانسیسی میں L (ل) کے بغیر CHAMEAU اور اسپرانتو میں KAMELO کہتے ہیں۔
 c اور k (ک) ہم آواز ہیں۔ اس نئے فرانسیسی کے علاوہ باقی سب زبانوں میں کم و بیش ایک ہی لفظ ہے۔ جس کو معمولی سی تبدیلیوں کے ساتھ اپنایا گیا ہے۔ فرانسیسی میں پہلا حرف CH کا مرکب ہے۔ جو فرانسیسی میں حرف علت سے پہلے واقع ہوتا ہے (SH) کی آواز دیتا ہے۔ اور اگر حرف صبح سے پہلے آئے تو k (ک) کی آواز دیتا ہے۔ گویا CHAMEAU (ارٹ) میں CH کی آواز SH (ش) ہے۔ لیکن k (ک) کی آواز کے لئے بھی یہ مرکب حرف CH مستقل ہے۔ انگریزی میں بے شمار الفاظ ایسے ہیں جن میں CH ک (k) کی آواز دیتا ہے۔ ان میں SCHOOL (سکول) اور CHEMISTRY (کیمسٹری) ہمارے جانے پہچانے الفاظ ہیں۔

مختصر یہ کہ انٹ کیلئے یورپ کی جدید زبانوں میں جو الفاظ مستقل ہیں ان میں k (ک) (م) m اور b (ل) مشترک ہیں اگر کہیں k کی جگہ c ہے تو یہ آواز کے اعتبار سے k (ک) کا متبادل ہے۔

k (ک) انگریزی اور یورپ کی دوسری جدید زبانوں میں g (گ۔ خ۔ ج) سے بار بار بدل جاتا ہے۔ اور g (گ + خ) اور ج کی آواز دیتا ہے۔ گویا کہا جاسکتا ہے کہ CAMEL یا KAMEL میں ک (c-k) کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ جو J (ج) کی آواز دیتا ہے۔ اس طرح CAMEL عربی کا بکل (GAMEL یا JAMAL) بن جاتا ہے۔ جو معنی اور صورت دونوں کے اعتبار سے CAMEL اور KAMEL وغیرہ کا ماخذ ہے۔

اہل یورپ نے CAMEL اور KAMEL وغیرہ کا ماخذ عبرانی زبان کا کلمہ GAMAL (بائل) بتایا ہے۔ عربی اور عبرانی کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں مفصل معلومات آئندہ کبھی پیش کی جائیں گی۔ انشاء اللہ

ہمارا خیال ہے کہ CAMEL اور KAMEL کا اصل ماخذ عربی کا بکل ہے۔ ممکن ہے اہل یورپ نے عبرانی کے GAMAL سے CAMEL اور KAMEL بنالیا ہو لیکن عبرانی میں یہ لفظ عربی سے گیا ہے۔

مسجد اہل اور اونٹ کے بعد مسجد کا ذکر بے جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ہم ایک مصلحت

کے پیش نظر مسجد کی بات شروع کر رہے ہیں۔

مسجد عربی لفظ ہے جو انگریزی میں MOSQUE فرانسیسی میں MOSQUEE اطالوی میں MOSCHEA اور ہسپانوی میں MEZQUITE ہے۔ جدید لسانیات کے ماہرین اس حقیقت پر متفق ہیں۔ انگریزی فرانسیسی اطالوی اور ہسپانوی زبانوں میں مسجد کے لئے جو کلمات مستعمل ہیں ان سب کا ماخذ عربی کا لفظ مسجد ہے۔

مسجد میں م (M) س (S) ج (J) اور د (D) چار حروف ہیں۔ یورپ والوں نے پہلے دو حرف م (M) اور س (S) تو ہر جگہ باقی رکھے ہسپانیہ والوں نے آخری حرف د (D) کو ت (T) سے بدل دیا۔ اور باقی سب نے د کو حذف کر دیا ہے۔ باقی رہا ج سہو اطالوی میں ج کو ج (CH) سے بدل دیا گیا۔ پھر CH کی آواز ک (K یا Q) سے ملتی تھی۔ اس نسبت کے پیش نظر باقی سب نے ج کو ک بنا ڈالا۔

حاصل کلام یہ کہ MOSQUE وغیرہ کلمات کا ماخذ اہل یورپ کے اپنے خیال کے مطابق عربی کا مسجد ہے۔ اور ان لوگوں نے مسجد کے ج کو ک سے بدل کر ماسک یا ماسن وغیرہ بنا لیا ہے۔

اب آئیے اونٹ کی طرف۔ ہم کہتے ہیں کہ جس طرح مسجد کے ج کو ک سے بدلی کر ماسک بنایا گیا ہے اسی طرح جل کے ج کو ک سے بدل کر کیمیل یعنی CAMEL اور KAMEL کے الفاظ بنائے گئے ہیں۔

کے اور ج | یورپ کی زبانوں میں ک (K) اور ج (J) کے ایک دوسرے سے تبدیلی ہونے کی صورت یہ ہے کہ ک (K) عام طبع پر گت (G) سے بدلتا ہے۔ اور گت (G) ج (J) کی آواز بھی دیتا ہے۔ اس طرح کیمیل ج (J) بن جاتا ہے اور کیمیل ک (K) میں بدل جاتا ہے۔ لفظ جلی کے ماخذ کی تلاش میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ K (ک) اور G (گ) ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ ڈنمارک اور لینڈ واسے جلی کو KAT کہتے ہیں۔ ہسپانیہ اور پرتگال واسے GATO بولتے ہیں۔ نیز سویڈن کے لوگ KATT استعمال کرتے ہیں۔ اٹلی واسے GATTO کہتے اور بولتے ہیں۔

ان مثالوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ K (ک) اور G (گ) ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ اب ایک قدم آگے نہیں تو معلوم ہو گا کہ گت (G) ج (J) کی آواز دیتا

ہے۔ انگریزی میں GARDEN (باغ) جرمن میں GARTEN (باغ) اور اطالوی میں GIARDINO (باغ) ہے۔ یہی لفظ باغ ہی کے معنوں میں فرانس اور سپین میں جاکر JARDIN اور پرتگال میں JARDIM ہو گیا ہے۔ یعنی گت (G) تچ (J) سے بدل گیا ہے۔

مائل کلام یہ کہ گت (K) گت (G) سے بدلتا ہے اور گت (G) تچ (J) بن جاتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ تچ (J) گت (G) سے بدل جاتا ہے۔ اور گت (G) کت (K) یا ق (Q) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور یہی تبدیلی کا قاعدہ CAMEL اور KAMEL میں استعمال ہوا ہے جس نے عربی کے جل کو یورپ کا کیل بنا دیا ہے۔

باغ | گت (G) اور تچ (J) ایک دوسرے سے تبدیل ہونے والے حروف
ہیں۔ اس سلسلہ میں گفتگو کے دوران ہم نے باغ کے ہم معنی الفاظ کی مثالیں دی ہیں۔ اس نسبت سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کے ماخذ کی تلاش بھی کی جائے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ باغ کو انگریزی میں GARDEN جرمن میں GARTEN اطالوی میں GIARDINO

فرانسیسی میں JARDIN سپینش میں JARDIN اور پرتگالی میں JARDIM لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اسپرانتو میں باغ کے لئے GARDENO کا لفظ ہے۔ قدیم فرانسیسی زبان میں GARDIN تھا۔ لاطین اور یونانی میں GARDEN ہے۔ گاتھ (GOTH) زبان میں GARDIS اینگلو ساکسن ANGLO SAXON میں GEARD اور قدیم انگریزی میں GARTH تھا۔ گویا جدید یورپائی زبانوں میں باغ کیلئے جو الفاظ مستعمل ہیں۔ ان کے آخر میں تچ (N) بعد کی ایجاد یا اضافہ ہے۔ پرانی اور قدیم زبانوں میں تچ (N) نہ تھا۔

یورپ کے علمائے لسانیات کا خیال ہے۔ کہ باغ کیلئے GARDEN وغیرہ کے تمام الفاظ معنی اور ماخذ کے اعتبار سے YARD سے تعلق رکھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ GARDEN اور YARD کا ماخذ ایک ہی ہے۔ اور ان دونوں کے معانی بھی ایک ہیں۔

YARD کے معنی ہیں۔ صحن جو مکان کے ساتھ ایک قطعہ ارضی کی صورت میں ہوتا ہے۔ شروع شروع میں یہ قطعہ ارضی یعنی صحن صاف پتیل اور ہموار ہوا کرتا تھا۔ بعد میں خوبصورتی کی خاطر میں اس میں چول اگاتے جانے لگے۔ اس طرح YARD یعنی صحن GARDEN یعنی باغ بن گیا۔ گویا GARDEN کے معنی ہیں گھر کے ساتھ ملحقہ صحن یا باغیچہ۔

ابتدائی زمانے کا انسان جنگلوں میں رہا کرتا تھا۔ گھاس بھوس کے مکان بناتا اور مکان کے

ارد گرد سے بھاڑیاں وغیرہ کاٹ کر زمین صاف کر دیا گیا تھا۔ اسی زمین کو صحن یا GARDEN یا YARD کہتے تھے۔

YARD اور GARDEN کا مصدر و ماخذ ایک مانا گیا ہے۔ اور GARDEN کے سلسلہ میں آپ جان چکے ہیں۔ کہ اسکی ایک صورت JARDIN بھی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم کیا جا چکا ہے۔ کہ JARDIN کے آخر میں ن (N) بعد کی ایجاد یا اضافہ ہے۔ یعنی اصل کلمہ JARD ہے۔ اور JARD کا ج (J) بعض اوقات ت (T) آواز بھی دیتا ہے۔ اس طرح JARD سے YARD بن گیا ہے۔

مغربیہ کہ اصل کلمہ JARD ہے جو عربی میں جرود کی صورت میں ملتا ہے۔ جرود کے معنی ہیں خالی زمین، بخر زمین۔ زمین کا وہ حصہ جو پھیل اور ہموار ہو۔ یعنی وہی صحن جو مکان کے گرد بنایا جاتا ہے۔ اور جس میں خوبصورتی کے لئے پھول بھی لگائے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ GARDEN یعنی باغ اور جسکی مختلف صورتیں GARDEN اور JARDIN وغیرہ بھی ہیں۔ ان سب کا ماخذ خود اہل یورپ کے نزدیک YARD یا JARD ہے۔ ہم نے صرف اس قدر ثابت کیا ہے کہ JARD کا ماخذ عربی کا کلمہ جرود۔

گردش | گردش فارسی لفظ ہے۔ گرد اسی سے ہے۔ اور اردو والوں نے ارد گرد اسی فارسی کے گرد سے بنایا ہے۔ GARDEN کے یورپائی لفظ کے ماخذ کی تلاش میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ یہ اور اس کے ہم معنی دوسری زبانوں کے بہت سے الفاظ کا ماخذ JARD ہے جس کے معنی اصحن اور مکان کے ملحقہ ہموار قطعہ اراضی کے ہیں۔ جو پہلے تو خالی صحن ہوا کرتا تھا۔ اور اسے YARD یا JARD کہتے تھے۔ بعد میں اس میں پھول لگانے جانے لگے اور اس طرح JARD سے JARDIN بن گیا ہے۔

ہم نے اوپر یہ بھی عرض کیا ہے کہ اس لفظ کا عربی میں ماخذ "جرود" ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم اسی جرود کو فارسی کے گرد کا ماخذ نہ مانیں۔

جرود کے اصل معنی خالی زمین کے ہیں۔ اور اہل یورپ نے مکان کے گرد خالی زمین کو JARD کہا۔ اور اس طرح عربی کے جرود YARD یعنی صحن کا مفہوم اخذ کر لیا۔ اور صحن مکان کے آس پاس یا ارد گرد ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم کہیں کہ فارسی والوں نے جرود سے گرد کا معنی مراد لیا ہے۔ تو ہماری بات بے دلیل نہ ہوگی۔

یاد رہے کہ زبانوں میں الفاظ معمولی سی نسبت اور تعلق کے باعث ہجرت کر کے بہت

دور دراز کے ملکوں اور زبانوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ عربی میں حقائق کے معنی ہیں بازار کی ٹانگ باندھنا۔ تاکہ وہ خود بخود چلائے جاسکے۔ لیکن اسی عقل کو سمجھنا خود علم اور دانش کے معنوں میں جس استعمال کیا جانے لگا۔ اس لئے کہ علم و دانش انسانی فکر و نظر کو ادھر ادھر متشکک جانے سے روکتے ہیں۔ ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں۔ عربی میں فلسفے سے پیسے کو کہتے ہیں۔ اور اس نسبت سے مفلس یعنی صاحبِ فلس کے معنی مالدار کے ہوتے ہیں۔ لیکن اہل عرب کیا ہم سب مفلس کے معنی نامدار اور فقیروں و محتاج کے کرتے ہیں۔ بات واصل یہ ہے کہ فلس حقیقت میں بھلی کے پانے کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ گول گول پتے سے جو بھلی کے بدن پر ہوتے ہیں۔ انہیں عربی میں فلس کہا جاتا ہے۔ یہ جانے شکل و صورت میں گول پیسے کی طرح نظر آتے ہیں۔ بس اس نسبت سے پیسے کو بھی فلس کہہ دیا گیا۔ چنانچہ فلس کوئی قیمتی شے نہیں ہوتی۔ اس لئے مفلس یعنی صاحبِ فلس کے معنی ہوتے وہ شخص جس کے پاس کوئی قابلِ قدر چیز نہ ہو یعنی ناداریہ و بدو مثالیں ہیں اس بات کی کہ الفاظ کس طرح معمول اور بسا اوقات نظر نہ آنے والی نسبت اور تعلق کے باعث مختلف معانی اور مطالب کے حامل بن جاتے ہیں۔

اس موقع پر یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ الفاظ جو بہت جورت کر کے ایک زبان سے دوسری زبان میں جاتے ہیں۔ تو نہ صرف ان کے معانی اور مطالب میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان کی شکل و صورت بھی بدل جاتی ہے۔

نور بصورت اور دیدہ زیب مہوسات کیئے
ہمیشہ یاد رکھیے

ایف پی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ جہانگیرہ روڈ

فون ۱۰۱ ۱۶۶ (نوشہرہ)

تار

اللہ بخش کاونی F.P.T.E.X